خطبۂ استقبالیہ

جلسۂ تقسیم اسناد اُردو امتحانات ادارۂ ادبیاتِ اردو

بابت ۱۹۴۵ء

از آنریبل ڈاکٹر نواب سر مہدی یار جنگ بہادر

ایم۔اے۔ڈی لٹ صدر ادارۂ ادبیاتِ اُردو

[redacted] صدر اعظم [redacted] آصفی

حضرت صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر۔ حضرت صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبہ و معزز خواتین و حضرات!

ادارۂ ادبیات اُردو کے شعبۂ امتحانات کی جانب سے آج اس جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات میں آپ سب خواتین و حضرات کا میں نہایت مسرت کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہوں۔ ادارۂ ادبیات اُردو ہندوستان کی عام اور ہماری سرکاری زبان اُردو کی ترقی و اشاعت، تعلیم بالغان کی ترویج اور خواندگی کی توسیع کے لئے جو کوششیں کر رہا ہے وہ نہ صرف خواص و عوام میں مقبولیت حاصل کر رہی ہیں بلکہ ہمارے لئے یہ ایک فخر کی بات ہے کہ ان کو دودمان آصفی کی سرپرستی بھی حاصل ہوتی رہی ہے۔ اس ادارے کے امتحانات کی سندوں اور انعاموں کی تقسیم کے گزشتہ جلسوں کی صدارت حضرت شہزادہ جنرل والاشان سر اعظم جاہ بہادر اور حضرت شہزادہ والاشان سر معظم جاہ بہادر فرما چکے ہیں۔ آج ہم اپنی خوش بختی پر مسرور ہیں کہ اسی مبارک خانوادہ آصفی کے ایک اور چشم و چراغ صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر ہمارے اس جلسے کی صدارت فرما رہے ہیں اور حضرت صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبہ اپنے دست مبارک سے اسناد اور انعامات تقسیم فرمانے والی ہیں۔

حضرات! آپ صاحبان اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ حضرت صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر کو علمی مسائل سے بے حد دلچسپی ہے۔ آپ نے مجلس تعلیم ثانوی کے صدر اعلیٰ کی حیثیت سے ریاست کے مختلف مدارس کا وقتاً فوقتاً بہ نفس نفیس معائنہ فرما کر توسیع تعلیم میں ذاتی دلچسپی کا اظہار کیا۔ آپ کی توجہ گرامی سے مدرسوں میں نہ صرف ذہنی تعلیم کی رفتار ترقی پذیر ہو گئی ہے بلکہ طلبہ کی جسمانی تربیت کی ترقی کے لئے آپ نے مختلف جسمانی مقابلوں کے قیام اور ان کے معائنوں کے ذریعے سے بھی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ آپ کی ذات گرامی ہمارے ملک سے جہالت اور ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے شمع ہدایت ثابت ہو رہی ہے اور اسی مناسبت سے ادارے کے اس جلسہ کی صدارت کے لئے اس موقع پر حضرت صاحبزادہ صاحب سے زیادہ موزوں کوئی اور شخصیت نہیں ہو سکتی۔

حضرت صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبہ بھی خواتین کی ہر جہتی ترقی اور خصوصاً ان کی معاشرتی اور تعلیمی اصلاح و فلاح سے جو خاص دلچسپی رکھتی ہیں اس سے آپ سب حضرات بخوبی واقف ہیں۔ میں نہایت ادب کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب اور حضرت صاحبزادی صاحبہ کا خیر مقدم کرتا ہوں اور کارکنان ادارہ کی جانب سے نذرانۂ تشکر پیش کرتا ہوں۔

حضرات! ادارۂ ادبیات اُردو جس کو ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

اور ان کے چند اُردو دوست رفقاء نے اب سے سولہ برس پہلے قائم کیا تھا خاموشی کے ساتھ اُردو زبان اور ادب کی جو خدمات اپنے بارہ مختلف شعبوں کے ذریعے سے نیز اپنی مطبوعات و رسائل سب رس کے علاوہ ایک مخزن علوم وفنون یعنے انسائیکلو پیڈیا کی ترتیب و طباعت کے صبر آزما مراحل طے کرکے انجام دے رہا ہے وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ تعلیم بالغان کے سلسلے میں اس کے ایک شعبۂ اردو امتحانات کی افادیت اور دائرہ اثر روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ نہ صرف بلدہ اور متعدد اضلاع و دیہات میں بلکہ ممالک محروسہ کے باہر بھی اس کے اُردو امتحانات کو مقبولیت حاصل ہوتی جارہی ہے سالہائے ماسبق کی طرح سال گزشتہ بھی اردو دانی کا امتحان دُو بار لیا گیا۔ جن کے نتائج امید افزا رہے۔ اس امتحان میں ایک ہزار پچانوے (۱۰۹۵) بالغوں نے شرکت کی اور چھے سو اڑسٹھ (۶۶۸) کامیاب ہوئے۔ جن میں (۱۲۲) نے امتیاز حاصل کیا۔

دوسرے امتحانوں کے شرکاء اور کامیاب امیدواروں کی تفصیل یہ ہے۔

اردو دانی - شریک ۴۷۶	-غیر حاضر ۱۴۲	- کامیاب ۲۶۰	- فی صد ۷۸	
اردو عالم -	" ۱۵۶ -	" ۳۷ -	" ۵۱ -	" ۴۳
اُردو فاضل -	" ۴۵ -	" ۸ -	" ۳۳ -	" ۸۹
خوش نویسی -	" ۸ -	" ۳ -	" ۱ -	" ۲۰

جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے ادارے کے امتحانات نہ صرف بلدہ حیدرآباد ہی میں مقبول ہیں بلکہ اضلاع اور دیہات میں بھی یہاں سے زیادہ مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ سال گزشتہ بلدہ کے تین مرکزوں یعنے مرکز ذکور، مرکز اناث اور مرکز فوج کے علاوہ اضلاع میں حسب ذیل مقامات اردو امتحانات کے مرکز تھے۔

اندولہ، النڈ، بشیرآباد، بلولی، بانسواڑہ، پرلی، ٹاکلی، کوڑنگل، جلگیال، گدوال، ناگر کرنول، نظام آباد، منجھلے گاؤں، ددم کنڈہ، مومن آباد۔

ریاست حیدرآباد کے ان مراکز کے علاوہ صوبۂ بمبئی اور ریاست میسور میں ادارے کی یہ مہم قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی اور ان دونوں جگہ بھی گزشتہ سال مرکز قائم ہوئے۔ مرکز بمبئی سے ایک سو اڑتیس (۱۳۸) امیدواروں نے شرکت کی اور امتحان اردو عالم میں ایک خاتون منیزہ خانم نے درجۂ اول میں کامیابی حاصل کی اور سب سے زیادہ نشانات حاصل کرنے کے صلہ میں تمغے کی مستحق قرار پائیں۔

اردو امتحانات کے ان اعداد و شمار کے سلسلہ میں آپ کی اطلاع کے لئے اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ امتحانات ایک مجلس کے زیر اہتمام منعقد کئے جاتے ہیں جو ملک کے ماہرین تعلیم اور اساتذۂ اردو پر مشتمل ہے۔ انہی کی ہدایت اور مشورے کے مطابق ادارۂ ادبیات اردو تعلیم بالغان کی مہم کی پیش رفت کے لئے مفید کتابوں کی ترتیب و اشاعت کا کام بھی انجام دے رہا ہے۔ چنانچہ جو لوگ

اردو دانی کے امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں ان کے شوق مطالعہ کو برقرار رکھنے کے لئے موزوں کتابیں بھی ادارے کی جانب سے لکھوائی اور شائع کی گئی ہیں اور ندریجی طریقۂ امتحان بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

اضلاع میں تعلیم بالغان کی ترویج کے لئے ادارے کی طرف سے وفد کی صورت میں حسب ضرورت دورے بھی کئے جاتے ہیں اور مختلف مقامات پر تعلیم بالغان کے مدارس شبینہ کے قیام کی اسکیم بھی مرتب ہو چکی ہے اور جیسے ہی رقمی سہولتیں فراہم ہوں یہ تجاویز بھی روبہ عمل لائی جائیں گی۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ادارے کے ان اردو امتحانات میں ہر قوم و مذہب کے لوگ شریک ہوتے ہیں اور انھیں یکساں طور پر ملک و بیرون ملک میں تمام اقوام و ملل میں مقبولیت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ ان امتحانات کی فیس بھی بہت ہی قلیل رکھی گئی ہے یہ اتنی قلیل یعنے ایک روپیہ، دو روپے اور پانچ روپے ہے کہ اس سے ان امتحانات کے پورے اخراجات نہیں نکل سکتے اور ممتحنین جن میں تقریباً نصف بیرون ریاست کے ماہرین علم و ادب شامل رہتے ہیں نہایت ہی ایثار کے ساتھ پرچہ جات سوالات کی ترتیب اور جانچ کی زحمت برداشت کرتے ہیں۔

اردو امتحانات میں اول آنے والے امیدواروں کے لئے ہر سال مختلف علم دوست اصحاب اور خود ادارے کی طرف سے تمغے عطا کئے

جاتے ہیں۔ گزشتہ سال اردو فاضل میں کوئی امیدوار درجۂ اول میں کامیاب نہیں ہوا اس لئے سر عقیل جنگ مرحوم کا عطا کردہ طلائی تمغہ نہیں دیا جا رہا ہے۔ نواب صاحب مرحوم اردو امتحانات کے خاص قدردان تھے اور انھوں نے پانچ سال قبل اپنے رقمی عطیے کے ذریعے سے ایسا انتظام فرمادیا تھا کہ ہر سال اردو فاضل میں اول آنے والے کو یہ تمغہ ملتا رہے گا۔

میں ان تمام مخلص کارکنان بلدہ و اضلاع اور خاص کر عارف الدین حسن صاحب کمانڈر احمد العیدروس بہادر۔ کرنل نذیر الاسلام خاں۔ محمد غوث صاحب (دوم کنڈہ) شیخ لعل صاحب وکیل (ماکلی)۔ مولوی عبدالرزاق قریشی اور مولوی اسمٰعیل منصوری صاحب (بمبئی) اور پروفیسر سروری صاحب (میسور) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ محض اردو دوستی کے لئے ادارے کے امتحانات کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کی امداد فرماتے رہے۔

آپ صاحبوں اور خصوصاً حضرت نواب بسالت جاہ بہادر اور حضرت صاحبزادی صاحبہ کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی شرکت سے اس جلسے کو زینت بخشی۔

مطبع دستگیری چیلہ پورہ حیدرآباد